از عدالتِ عظمیٰ

پی کے کٹی آہو جاراجہ و دیگر

بنام

سٹیٹ آف کیرالہ و دیگر

تاریخ فیصلہ: 1 فروری 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان۔]

حد بندی ایکٹ، 1963:

دفعہ 3-زرعی انکم ٹیکس-رقوم کی بازیابی کے لیے مقدمہ-تخمینہ کاری مشخص الیہ کے کہنے پر عدالت عالیہ نے تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا-اس لیے تخمینہ کاری آرڈر کو منسوخ کرنے کی تاریخ سے ہی حد تخمینہ کاری شروع ہو گئی-اس تاریخ سے تین سال بعد بازیابی کا حق میعاد کی پابندی کے تحت ممنوع ہو گیا۔

سیلز ٹیکس آفیسر و دیگراں بنام کنہیالال مکنڈ لال صراف و دیگراں، اے آئی آر (1959) ایس سی 135، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1998، سال 1977۔

اے ایس نمبر 74، سال 1976 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 4.1.77 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ایس نمبیار اور پی کے منوہر۔

جواب دہندگان کے لیے ایم ٹی جارج۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 4 جنوری 1977 کے عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے جو اے ایس نمبر 74، سال 1976 میں دی گئی تھی۔ کیرالہ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ مقدمہ دائر کرنے کی حد یکم جنوری 1968 کو اپیل گزاروں کے لیے شروع ہوئی تھی جب عدالت عالیہ نے اس سے قبل راجہ منانک رمن کی جائیداد پر زرعی انکم ٹیکس تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دیتے ہوئے فیصلہ دیا تھا اور اس کی جائداد صرف اس جائیداد کے 1 / 693 حصے کی حد تک ذمہ دار ہے۔ حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔ زرعی انکم ٹیکس افسر نے 1.11.1956 سے 31.3.1958 کے درمیان کی مدت کے لیے زرعی انکم ٹیکس کا تخمینہ کاری 84,788.78 روپے لگایا ہے۔ تمام حقائق کو وسیع کرنا ضروری نہیں ہے لیکن یہ کہنا کافی ہے کہ جب مطالبہ کیا گیا تو اس کی بازیابی کے لیے، جانشین راجہ نے اپنی ذمہ داری جزوی طور پر ادا کی۔ 12 اکتوبر 1960 کو 18069.75 روپے کی رقم ادا کی گئی اور دیگر جانشین نے 23 دسمبر 1960 کو 21,000 روپے کی رقم ادا کی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، بالآخر او پی نمبر آئی ڈی 2 میں یکم جنوری 1968 کے فیصلے اور حکم کے ذریعے، عدالت عالیہ نے تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا اور ٹیکس کی بازیابی کی ذمہ داری صرف جاگیر کے راجہ منانک رمن کے 693 / 1 حصص تک محدود تھی۔

جانشینوں کی طرف سے ادا کی گئی رقم کی بازیابی کے لیے دیوانی مقدمہ 1974 میں دائر کیا گیا تھا۔ مقدمہ (O. S. No. 197/74) کو ٹرائل کورٹ نے 1976 میں منظور کیا تھا۔ لیکن اپیل پر، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ اسے حد سے روک دیا گیا ہے۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل، شری اے ایس نمبیار نے دلیل دی کہ اپیل گزاروں نے 5 اکتوبر 1971 کو غلطی کا پتہ لگایا تھا جب اس عدالت نے او پی 2413، سال 1965 میں منظور کردہ احکامات کے خلاف ریاست کی طرف سے دائر اپیل کو خارج کر دیا تھا اور اس وجہ سے، حد اس تاریخ سے چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ لہذا، مقدمہ تین سال کے اندر دائر کیا گیا اور یہ وقت سے باہر نہیں تھا۔ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ غلط تھا کہ اس مقدمے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ ہم فاضل مشیر سے متفق ہونے سے قاصر ہیں۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ ان کے کہنے پر عدالت عالیہ نے یکم جنوری 1968 کو مذکورہ او پی میں اس تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ اس طرح اس تاریخ سے حد بندی چلنا شروع ہو گئی۔ ایک بار جب حد چلنا شروع ہو جاتی ہے، تو یہ اس وقت تک اپنا پورا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کورس چلاتی ہے جب تک کہ عدالت کے حکم سے حد کا چلنا نہیں ہوتا ہے۔حد بندی قانون کی دفعہ 3 مقدمے کی تفریح کا اختیار دیتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ،

> " دفعہ 4 سے 24 (بشمول) میں موجود توضیعات کے تابع، ہر مقدمہ قائم کیا گیا۔.. مقررہ مدت کے بعد اسے خارج کر دیا جائے گا حالانکہ دفاع کے طور پر حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔

لہذا، اگر کسی حد کی مدت کو حد کی مقررہ مدت سے خارج کرنا ہے، تو فریق کو لازمی طور پر حد بندی ایکٹ، 1963 کے دفعہ 4 سے 24 میں سے کسی بھی مناسب توضیعات پورا کرنا ہوگا۔یہ ایسے معاملات میں سے ایک نہیں ہے۔ان حالات میں یہ حد یکم جنوری 1968 سے چلنا شروع ہونے کے بعد تین سال بعد وقت کے بہاؤ کی وجہ سے ختم ہو گئی۔لہذا، 2 جنوری 1971 سے، بازیابی کا حق حد سے روک دیا گیا۔اپیل کا زیر التواء ہونا، جب تک کہ اس عدالت کے ذریعے فیصلے کا عمل معطل نہ کیا جائے، حد کو چلانے کے عمل کو معطل کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ہمیں اس سلسلے میں اس معاملے میں اپیل گزاروں کی طرف سے ایسی کوئی درخواست نہیں ملتی ہے۔لہذا، عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست تھی کہ مقدمے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔

یہ دلیل دی گئی ہے کہ دی سیلز ٹیکس آفیسر و دیگراں بنام کنہیالال مکند لال صراف و دیگراں، اے آئی آر (1959) ایس سی 135 میں، جب اس عدالت کے ذریعے پچھلے مقدمے میں دیے گئے فیصلے سے پہلے پہلی بار فریق کے ذریعے معلومات حاصل کی گئیں، تو رقم واپسی کا دعوی اس عدالت کے ذریعے دیے گئے فیصلے سے شروع ہوگا۔اس معاملے میں ہمارے پاس ایسی حقیقت کی صورتحال نہیں ہے۔اپیل کنندہ کارروائی کا فریق ہوتا ہے اور اس کے کہنے پر زرعی انکم ٹیکس تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا جیسا کہ اس سے پہلے حوالہ دیا گیا تھا اور تشخیص کو کالعدم قرار دینے کے بعد اس پر بنائے نالش پیدا ہوا تھا کہ وہ رقم کی واپسی کے لیے مقدمہ دائر کرے جب تک کہ ریاست اسے واپس نہ کرے۔ قانون کی غلطی کے علم کو توسیع شدہ وقت تک قبول نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اپیل کو نمٹا نہیں دیا جاتا، جب تک کہ، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اس عدالت نے پچھلی کارروائی میں عدالت عالیہ کے فیصلے کے عمل پر روک نہیں لگائی تھی۔اس لیے مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document